Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

CPL 61

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

بدھ 17- نومبر 1999ء - 8 شعبان 1420 ہجری- 17- نبوت 1378 ھش جلد 49-84 نمبر261

دعا پر یقین

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا-

اللہ سے دعا اس حال میں کرو کہ تم دعا کی قبولیت پر یقین رکھتے ہو- اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل اور غیر سنجیدہ دل کی دعا قبول نہیں کرتا-

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب فی جامع الدعوات)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یقیناً یاد رکھو کہ گناہوں کا سیلاب اور نفسانی جذبات کا دریا بجز اس کے رُک ہی نہیں سکتا کہ ایک چمکتا ہوا یقین اس کو حاصل ہو کہ خدا ہے- اور اس کی تلوار ہے جو ہر ایک نافرمان پر بجلی کی طرح گرتی ہے- جب تک یہ پیدا نہ ہو گناہ سے بچ نہیں سکتا- اگر کوئی کہے کہ ہم خدا پر ایمان لاتے ہیں اور اس بات پر بھی ایمان لاتے کہ وہ نافرمانوں کو سزا دیتا ہے' مگر گناہ ہم سے دور نہیں ہوتے- میں جواب میں یہی کہوں گا کہ یہ جھوٹ ہے اور نفس کا مغالطہ ہے- سچے ایمان اور سچے یقین اور گناہ میں باہم عداوت ہے جہاں سچی معرفت اور چمکتا ہوا یقین خدا پر ہو' وہاں ممکن نہیں کہ گناہ رہے-

انسانی فطرت میں یہ خاصہ جبکہ موجود ہے کہ سچی معرفت نقصان سے بچا لیتی ہے جیسا کہ سانپ یا شیر یا زہر کی مثال سے بتایا گیا ہے کہ پھر یہ بات کیونکر درست ہو سکتی ہے کہ ایمان بھی ہو اور گناہ بھی دُور نہ ہو- میں دیکھتا ہوں کہ ان فری میسنوں میں محض ایک رُعب کا سلسلہ ان کے اسرار کے اظہار سے روکتا ہے اور کچھ نہیں- پھر خدا کی عظمت و جبروت پر ایمان گناہ سے نہیں بچا سکتا؟ بچا سکتا ہے اور ضرور بچا سکتا ہے-

پس گناہ سے بچنے کے لئے حقیقی راہ خدا کی تجلّیات ہیں اور اس آنکھ کو پیدا کرنا شرط ہے جو خدا کی عظمت کو دیکھ لے- اور اس یقین کی ضرورت ہے جو گناہ کے زہر پر پیدا ہو- زمین سے تاریکی پیدا ہوتی ہے اور آسمان اس تاریکی کو دور کرتا ہے اور ایک روشنی عطا کرتا ہے- زمینی آنکھ بے نور ہوتی ہے- جب تک آسمانی روشنی کا طلوع اور ظہور نہ ہو- اس لئے جب تک آسمانی نور جو نشانات کے رنگ میں ملتا ہے- کسی دل کو تاریکی سے نجات نہ دے انسان اس پاکیزگی کو کب پا سکتا ہے جو گناہ سے بچنے میں ملتی ہے- پس گناہوں سے بچنے کے لئے اس نور کی تلاش کرنی چاہیئے جو یقین کی روشنی کے ساتھ آسمان سے اترتا ہے اور ایک ہمت' قوت عطا کرتا ہے اور تمام قسم کے گرد و غبار سے دل کو پاک کرتا ہے- اس وقت انسان گناہ کے زہرناک اثر کو شناخت کر لیتا اور اس سے دور بھاگتا ہے- جب تک یہ حاصل نہیں- گناہوں سے بچنا محال ہے-

(ملفوظات جلد دوم ص 4)

جلسہ سالانہ قادیان
حضرت خلیفۃ المسیح الرابع
کا اختتامی خطاب

لندن: 15- نومبر- جلسہ سالانہ قادیان منعقدہ 13 تا 15 نومبر کے آخری روز کا اختتامی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے لندن سے ارشاد فرمایا جس کو ایم ٹی اے نے محمود ہال لندن سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا- حضور ایدہ اللہ نے اس خطاب میں فرمایا کہ قادیان کے اس جلسے میں خدا کے فضل سے 20- ممالک کے نمائندگان سمیت مجموعی طور پر 21 ہزار سے زائد افراد شریک ہیں- جن میں 16 ہزار نو مبائعین ہیں حضور ایدہ اللہ نے ایک گھنٹہ سے زائد خطاب فرمایا- اور آخر میں دعا کرائی- (حضور کے خطاب کا خلاصہ آئندہ اشاعت میں ہدیہ قارئین کیا جائے گا- انشاء اللہ)

☆☆☆☆☆☆

وقف جدید کے لئے کم از کم ایک ہزار معلمین کی ضرورت

○ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں-

اس غرض کے لئے میں نے جماعت میں...... وقف جدید کی تحریک بھی جاری کی ہوئی ہے- تاکہ سارے پاکستان میں ایسے معلمین کا جال بچھ جائے جو لوگوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام کریں اور انہیں (-) تربیت کی تعلیم سے روشناس کریں مگر یہ کام صحیح طور پر نہیں ہو سکتا ہے- جب کم از کم ایک ہزار معلم ہوں-

(الفضل 3- اپریل 1959ء)

20 نومبر 99ء تک معلمین کلاس کے لئے اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ درج ذیل کوائف کے ساتھ بھجوائیں-

نام- ولدیت- سکونت- تعلیم- عمر- دینی مطالعہ میٹرک کی سند کی نقل

(ناظم ارشاد وقف جدید)

☆☆☆☆☆☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر - عبدالسمیع خان
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ
قیمت
2 روپے 50 پیسے

محبت الٰہی کے لئے دعا

عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : کَانَ مِنْ دُعَآءِ دَاودَ عَلَیْهِ السَّلَامُ : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ۔

(ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داؤد علیہ السلام یوں دعا مانگا کرتے تھے۔

"اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں۔ اور ان لوگوں کی محبت جو تجھ سے پیار کرتے ہیں۔ اور اس کام کی محبت جو مجھے تیری محبت تک پہنچادے۔ اے میرے خدا! ایسا کر کہ تیری محبت مجھے اپنی جان، اپنے اہل و عیال اور ٹھنڈے شیریں پانی سے بھی زیادہ پیاری اور اچھی لگے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 29۔ اکتوبر 99ء کو احباب جماعت کو یہ دعا اصل عربی الفاظ میں یاد کرنے کی تحریک فرمائی ہے

حضور کی نئی مجالس سوال و جواب کا شیڈول

دن	پروگرام	پاکستانی وقت
جمعہ	اطفال سے سوال و جواب	صبح 6:00 بجے (دوبارہ)
	(خطبہ جمعہ)	(شام 6:00 بجے)
	اردو مجلس سوال و جواب	رات 7:30 بجے
ہفتہ	اردو مجلس سوال و جواب	دن 10:00 بجے (دوبارہ)
	مجلس عرفان اردو	شام 6:00 بجے
اتوار	مجلس عرفان اردو	دن 10:00 بجے (دوبارہ)
	لجنہ اور ناصرات سے ملاقات (جرمن)	رات 8:00 بجے
سوموار	لجنہ اور ناصرات سے ملاقات (جرمن)	دن 9:55 بجے (دوبارہ)
	لجنہ و ناصرات سے ملاقات (اردو)	رات 8:00 بجے
منگل	لجنہ و ناصرات سے ملاقات (اردو)	دن 9:55 بجے (دوبارہ)
	فرنچ دوستوں سے ملاقات (انگریزی)	شام 6:00 بجے
بدھ	فرنچ دوستوں سے ملاقات (انگریزی)	صبح 6:00 بجے (دوبارہ)
	بنگالی دوستوں سے ملاقات (انگریزی)	رات 7:00 بجے
جمعرات	بنگالی دوستوں سے ملاقات (انگریزی)	صبح 6:00 بجے (دوبارہ)
	اطفال سے ملاقات (اردو)	شام 6:00 بجے

یادِ قادیان

حضرت مصلح موعود کا پاکیزہ کلام

ہے رضائے ذاتِ باری اب رضائے قادیاں
مُدّعائے حق تعالیٰ مُدّعائے قادیاں

وُہ ہے خوش اموال پر، یہ طالبِ دیدار ہے
بادشاہوں سے بھی افضل ہے گدائے قادیاں

گر نہیں عرشِ مُعلّیٰ سے یہ ٹکراتی تو پھر
سب جہاں میں گونجتی ہے کیوں صدائے قادیاں

دعویٰ طاعت بھی ہوگا ادّعائے پیار بھی
تم نہ دیکھو گے کہیں لیکن وفائے قادیاں

میرے پیارے دوستو تم دم نہ لینا جب تلک
ساری دنیا میں نہ لہرائے لوائے قادیاں

بن کے سورج ہے چمکتا آسماں پر روز و شب
کیا عجب معجز نما ہے رہنمائے قادیاں

غیر کا افسون اس پہ چل نہیں سکتا کبھی
لے اُڑی ہو جس کا دِل زُلفِ دوتائے قادیاں

آہ کیسی خوش گھڑی ہو گی کہ بانیلِ مرام
باندھیں گے رختِ سفر کو ہم برائے قادیاں

صبر کر اے ناقۂ راہِ ہُدیٰ ہمّت نہ ہار
دُور کر دے گی اندھیروں کو ضیائے قادیاں

ایشیا و یُورپ و امریکہ و افریقہ سب
دیکھ ڈالے پر کہاں وہ رنگ ہائے قادیاں

گلشنِ احمد کے پھُولوں کی اُڑا لائی جو بُو
زخم تازہ کر گئی بادِ صبائے قادیاں

جب کبھی تم کو ملے موقع دُعائے خاص کا
یاد کر لینا ہمیں اہلِ وفائے قادیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت)

سمرقند

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے شاہی خاندان برلاس کی عظمت رفتہ کی یادگار

وسط ایشیا کا بے مثال فاتح

بانی سلطنت مغلیہ شہنشاہ تیمور (ولادت 9۔ اپریل 1336ء۔ وفات 18۔ فروری 1405ء) کا مقام دنیا کے فاتحین اعظم میں نہایت ممتاز ہے۔ نپولین بوناپارٹ کا یہ بیان اوراق تاریخ میں ریکارڈ ہے کہ "اب بھی مسلمانوں میں ایسی طاقت باقی ہے کہ ایک امیر تیمور ان میں پیدا ہو جائے تو پھر وہ سارے یورپ کو ہرا سکتے ہیں" (تاریخ ہندوستان" جلد سوم صفحہ 29 از خان بہادر شمس العلماء مولوی محمد ذکاء اللہ خاں دہلوی ناشر سنگ میل پبلی کیشنز لاہور 1998ء)

تیمور کا تعلق ترکوں کے شاہی خاندان برلاس سے تھا اس کا سلسلہ نسب قراچار سے ملتا ہے جسے اپنے قبیلہ برلاس میں سب سے پہلے آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ تیمور کے باپ کا نام محمد طراغائی

اور چچا کا نام حاجی برلاس تھا جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مورث اعلیٰ تھے

((تاریخ ایران جلد 2 صفحہ 286 تالیف پروفیسر مقبول بیگ بدخشانی دولت شاہی ایران۔ ناشر مجلس ترقی ادب لاہور۔ طبع اول اپریل 1971ء)

تیمور نے 1369ء میں سمرقند کو اپنا دارالسلطنت بنایا ("فیروز سنز اردو انسائیکلو پیڈیا" صفحہ 597 طبع سوم 1984ء) اس نے 36 سال تک پوری قوت و شوکت سے حکمرانی کی۔ اس نے دیوار چین سے لے کر قلب روس تک اور جنوب میں کنار گنگا سے لے کر دریائے نیل اور بحیرہ روم کے وسیع علاقے کو زیر نگیں کیا وہ 27 ممالک اور دنیا کے نو مختلف حکمران خاندانوں کا شہنشاہ تھا۔

مغربی مورخ کا خراج تحسین

مغرب کا مایہ ناز مورخ ہیرلڈلیم تیمور کو تاریخ عالم کا عظیم ترین فاتح تسلیم کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ سکندر اعظم کی فتوحات کا انحصار اس فوج پر تھا جو اس نے اپنے باپ سے ورثہ میں پائی تھی۔ چنگیز خاں کے ساتھ منگولوں کے ٹڈی دل قبائل تھے۔ قدرت نے تیمور کو اس قسم کے اسباب کامرانی سے محروم رکھا تھا مگر اس نے اپنی ہمت اور ذہانت سے ایک ایسی قوم پیدا کر لی جس کا مرکز اس کی ذات تھی اور یہ انبوہ کثیر اس کی قیادت میں آندھی کی طرح سارے ایشیا پر چھا گیا

یہ وہ زمانہ تھا جبکہ یورپ اپنی تاریخ کے ابتدائی دور میں تھا اور ازمنہ وسطیٰ کی جہالت کا پردہ ابھی تک اس کی آنکھوں سے پوری طرح نہیں ہٹا تھا۔

اس دور کے اہل یورپ جب تیمور کے کارناموں کا حال سنتے تو انہیں یقین نہ آتا تھا وہ انہیں ناممکن قرار دیتے اور جب ان کی صحت کا یقین ہو جاتا تو اسے فوق البشر قرار دے کر خاموش ہو جاتے اور جب وہ یورپ کی دہلیز پر نمودار ہوا تو وہاں کے بادشاہوں نے اس کی خدمت میں سفیر روانہ کئے۔ انگلستان کے ہنری چہارم نے اسے فتوحات پر مبارک باد دی۔ فرانس کے چارلز ششم نے فاتح تیمور کی شان میں قصیدے لکھوا کر بھیجے شہنشاہ یونان مینوئل نے اس سے امداد کی درخواست کی اور سپین کے فرمانروا شاہ قشتالیہ نے تیمور کے دربار میں کلاویہو کو سفیر بنا کر بھیجا جو تیمور کی بارگاہ میں شرف باریابی کے لئے سمرقند پہنچا جہاں اس نے مصر اور چین تک کے سفیروں کو دست بستہ حاضر پایا۔ خود اسے بھی ایک فرنگی سفیر کی حیثیت ہی سے تیمور سے ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی اور اس کے ساتھ مشفقانہ سلوک محض اس خیال سے روا رکھا گیا کہ

"سمندر میں چھوٹی مچھلیوں کے لئے بھی جگہ ہوتی ہے"

(تلخیص از کتاب امیر تیمور" صفحہ 11 تا 14۔ مولف ہیرلڈلیم مترجم بریگیڈئر گلزار احمد۔ ناشر مکتبہ جدید لاہور طبع سوم 1968ء)

نظم مملکت کا حقیقت افروز نقشہ

شہنشاہ تیمور کی خود نوشت اور شہرہ آفاق سوانح "تزک تیموری" کا پہلا ایڈیشن مطبع کلارڈن لندن سے شائع ہوا۔ یہ سوانح مسلمہ طور پر واقعات اور حقائق کا دستاویزی سرمایہ ہے۔ تیمور نے اس میں مرد حق اور عاشق رسول کی حیثیت سے واضح اعتراف کیا ہے کہ اسے سلطنت اور مسند سلطانی خدائے کریم کی نظر کرم اور آنحضرت ﷺ کی ذات بابرکات کی بدولت عطا ہوئی ہے اس کتاب کے مطالعہ سے بہت سے حقائق منظر عام پر آتے ہیں مثلاً

اول۔ تیمور اس دور کے ایک بزرگ حضرت میر سید شریف کا عقیدت مند اور مرید تھا جس نے انہیں بذریعہ تحریر ہدایت کی کہ "کارخانہ سلطنت بھی خدائی سلطنت کا ہی نمونہ ہے اور جس طرح خدائی سلطنت کے ارکان اپنے اپنے کام میں مشغول رہتے ہیں اور اپنے مرتبہ سے تجاوز نہ کرتے ہوئے امر الٰہی کے منتظر رہتے ہیں اسی طرح تمہاری اس سلطنت کے سپہ سالاروں، کارکنوں، اعمال وغیرہ کو بھی اپنی حدود سے قدم باہر نہ نکالنا چاہئے...... لہٰذا تمہیں چاہئے کہ اپنی سلطنت میں ایسے قوانین رائج کرو اور ایسی صورت حالات پیدا کرو کہ کسی کو بھی اپنے مرتبہ سے تجاوز کے خیال کی بھی جرأت نہ ہو...... ہر قوم اور ہر گروہ کو اس کے مرتبہ پر قائم رکھ آنحضرت ؐ کے مرتبہ کو تمام مراتب سے برتر سمجھ اور ان کی اور ان کے احکام کی تعظیم و تکریم زیادہ سے زیادہ کر والسلام"

تیمور اس خط کا متن دے کر لکھتا ہے کہ میں نے اپنے پیرو مرشد کی ان ہدایات کے مطابق اپنی سلطنت کا انتظام کیا اور اسے قانون اور آئین سے مزین کیا۔ تمام شہروں میں مساجد اور عبادت گاہیں تعمیر کرائیں اور مدرسے کھولے۔

دوم۔ تیمور کا دستور تھا کہ جب کسی ملک کو فتح کرتا تو وہیں کے حاکم کو اس کی حکومت بخش کر اسے اپنا مطیع اور ممنون احسان بنا لیتا۔

سوم۔ تیمور نے ایک ہزار شتر سوار و گھوڑ سوار ایک ہزار پیادہ ڈاکیے مقرر کئے جو اردگرد کے ہمسایہ ملکوں ان کے سلاطین اور ان کے عزائم سے باخبر رکھتے تھے۔

چہارم۔ اس کے کسی مفتوحہ ملک میں سے جو لوگ اس کے پاس امداد یا پناہ کی غرض سے آتے تو وہ ان سب کے لئے ملازمت اور روزگار کا انتظام کرتا تھا اور انہی کے ملک سے حاصل شدہ مال غنیمت کو ضبط تحریر میں لا کر ان کی بھرپور امداد کرتا اور اس کے لئے کسی مذہب یا مسلک میں کوئی امتیاز نہیں برتا گیا۔

پنجم۔ اکابرین امت اور بزرگان دین مثلاً حضرت علیؓ، حضرت امام حسینؓ، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، حضرت امام ابو حنیفہؒ، حضرت امام موسیٰ کاظم، حضرت امام محمد تقی حضرت سلمان فارسیؓ اور حضرت امام علی بن موسیٰ کے مزاروں کی حفاظت و انتظام کے لئے رقمیں اور دیہات وقف کئے اسی طرح ایران و توران کے مشائخ کے مقبروں کے لئے جاگیریں، دیہات اور رقمیں مقرر کیں۔

ششم۔ اس نے ایک سرکاری حکم کے ذریعہ اپنے تمام مفتوحہ ممالک کو جمع کر کے ان کے روزینے اور وظیفے مقرر کر دیئے۔

ہفتم۔ رعایا سے مال و خراج وصول کرنے میں تیمور نے ہمیشہ یہ بنیادی اصول پیش نظر رکھا کہ اس کی ہمت و استطاعت سے زیادہ کوئی ٹیکس عائد نہ کیا جائے کیونکہ اس کے نزدیک اگر رعایا مفلوک الحال ہو جائے تو خزانہ میں کمی واقع ہوتی ہے اور خزانہ میں کمی، سپاہ میں تفرقہ کا باعث ہوتی ہے اور سپاہ میں تفرقہ سلطنت کے اقتدار و جلال کے زوال کا سبب بنتا ہے۔

(تزک تیموری۔ ترجمہ ابو ہاشم ندوی بی اے۔ ناشر سنگ میل پبلی کیشنز لاہور۔ اشاعت 1985ء)

مسلم دنیا کی تیمور سے عقیدت

خان بہادر شمس العلماء مولوی محمد ذکاء اللہ خاں صاحب دہلوی نے تاریخ ہندوستان جلد 3 صفحہ 31 پر بتایا ہے کہ جہاں یورپ کی تمام عیسائی سلطنتیں تیمور کی ہیبت بلکہ اس کے نام سے بھی لرزاٹھیں وہاں سلطان مصر نے امیر تیمور کے نام پر سکہ جاری کیا

مکہ معظمہ مدینہ منورہ اور دیگر مقامات مقدسہ کے منبروں پر اس کی فرمانروائی کے خطبے پڑھے گئے۔

یہی نہیں بلکہ اس کی شاندار مذہبی خدمات پر اس کے ہمعصر نامور علمائے اسلام نے یہ فتویٰ دیا کہ "چونکہ اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی تجدید کے لئے ہر سو سال بعد ایک مجدد پیدا کیا کرتا ہے اور چونکہ

امیر صاحب (امیر تیمور ناقل) نے آٹھویں صدی کے آغاز میں اپنی کوششوں سے اس دین کو عروج و فروغ دیا ہے لہٰذا امیر صاحب اس صدی کے مجدد ہیں"

(تزک تیموری مترجم صفحہ 78)

سمرقند کے ماضی اور حال پر ایک طائرانہ نظر

تیمور کے جلال و تمکنت اور اس کے انداز جہاں بانی اور خصائل و شمائل پر روشنی ڈالنے کے بعد اب اس کے پر شکوہ اور عالیشان دارالسلطنت سمرقند کے ماضی و حال پر ایک طائرانہ نظر ڈالی جاتی ہے۔

تمام مستند مورخین اس حقیقت پر متفق ہیں کہ سمرقند دنیا کے قدیم ترین شہروں میں سے ہے۔ مورخ اسلام علامہ یاقوت حموی رومی کی تحقیق کے مطابق اس کی بنیاد

ذوالقرنین کے ہاتھوں رکھی گئی (معجم البلدان زیر لفظ سمرقند) مورخ ایران جناب پروفیسر مقبول بیگ بدخشانی کی رو سے

"ایران کے قدیم باشندے...... تقریباً

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چار ہزار سال قبل مسیح میں چراگاہوں کی تلاش میں پامیر سے ایران آئے۔ شروع شروع میں یہ لوگ بخارا اور سمرقند میں آباد ہوئے"

(تاریخ ایران جلد اول صفحہ 18 ناشر مجلس ترقی ادب 2 کلب روڈ لاہور۔ اشاعت اکتوبر 1967ء) یہ شہر قدیم ایرانی صوبہ سغرانیہ کا دارالسلطنت بھی رہا

(Collier's Encyclopedia Vol 20- Page 387)

329ق۔م میں سکندر اعظم نے اس پر یورش کرکے اسے تاخت و تاراج کردیا

(The New Caxton Encyclopedia Vol 16- Page -5236)

سمرقند تک عرب مقبوضات کی توسیع

نامور اموی بادشاہ ولید بن عبدالملک کے عہد میں طارق بن زیاد نے سپین پر محمد بن قاسم نے سندھ پر اور قتیبہ بن مسلم نے 712ء میں سمرقند پر اموی مملکت کا جھنڈا لہرایا۔ سمرقند میں چار گھنٹہ کی خونریز جنگ کے بعد بادشاہ خاقان کا لڑکا مارا گیا بعدازاں عرب سپاہ کی قلعہ شکن منجنیقوں نے شدید سنگ باری کرکے قلعہ کی دیوار میں شگاف کردیا جس کے نتیجہ میں سمرقند پر باآسانی قبضہ ہوگیا۔

(تاریخ ابن خلدون واقعات 93ہجری)

ولید بن عبدالملک کے بعد حضرت عمر ابن عبدالعزیز نے سمرقند کے حکام کو حکم دیا کہ تمام اہم سڑکوں کے ساتھ مسافر خانے بنوائیں' مسافروں کو کھانا مہیا کریں' بیماروں کی دیکھ بھال کریں اور جو مسافر زاد راہ نہ رکھتے ہوں انہیں مالی امداد دیں۔

(تاریخ ایران جلد دوم ص 40

سمرقند کے بہادر شہریوں کو دین مصطفوی کے نور سے منور کرنے کا سہرا حضرت معبد بن عباسؓ کے لخت جگر حضرت قثم بن عباس بن عبدالمطلب کے سر ہے۔

آپ کو دعوت الی اللہ کی راہ میں ہی جام شہادت نوش کرنا پڑا اور آپ اسی سرزمین میں سپرد خاک کئے گئے۔

(المعارف لابن قتیبہ۔ دی انسائیکلوپیڈیا آف اسلام)

شہرہ آفاق سیاح ابن بطوطہ نے اپنی سیرو سیاحت کے دوران آپ کے مزار مبارک کی زیارت کی۔ اور اپنے سفر نامہ میں لکھا کہ باشندگان سمرقند ہر شب دو شنبہ اور جمعہ کو آتے ہیں اور آپ کے مزار مبارک پر بڑے بڑے چڑھاوے چڑھاتے اور نذریں مانتے ہیں جو ان کی وسیع خانقاہ کے خادموں پر صرف کیا جاتا ہے مسلمان ہی نہیں دوسرے تاتاری لوگ بھی ان کے مرقد سے برکت حاصل کرتے تھے کیونکہ انہوں نے بہت سی کرامتیں مشاہدہ کی تھیں۔

(سفرنامہ ابن بطوطہ حصہ اول صفحہ 375-376 مترجم سید رئیس احمد جعفری)

سمرقند میں کاغذ بنانے کے کارنامے

جولائی 751ء میں ایک عرب سپہ سالار امیر زیاد بن صالح نے ترکوں اور ان کے حلیف چینیوں کی مخلوط فوج کو ہزطراز کے کنارے شکست دی۔ لڑائی میں بہت سے چینی قید ہوئے جن میں سے کچھ کاغذ بنانا جانتے تھے ان کی مدد سے سمرقند میں کاغذ کی صنعت کے کارخانے لگائے گئے جہاں سے تمام مسلم ممالک کو کاغذ برآمد کیا جانے لگا اور سمرقند کی شہرت پورے مسلم ممالک میں پھیل گئی۔

(اسلامی کتب خانے صفحہ 54 مع حاشیہ ازالحاج محمد زبیر صاحب اسسٹنٹ لائبریرین مولانا آزاد لائبریری۔ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ناشر مکتبہ برہان جامع مسجد دہلی طبع اول 1961ء)

819ء میں عباسی خلیفہ ہارون الرشید کے حکم سے سمرقند ایران کی سامانی حکومت کے زیر نگیں آگیا (اردو دائرہ معارف اسلامیہ زیر لفظ "سمر قند")

☆☆☆☆☆☆

چنگیز خاں کی غارت گری

1220ء میں سمرقند ایک بار پھر غارت گری کا شکار ہوا جبکہ چنگیز خان نے حملہ کرکے اس کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔

(The New Caxton Encyclopedia Vol: 16 Page: 5236)

ابن بطوطہ جس نے فتنہ تاتار سے برباد شدہ سمر قند کو بچشم خود دیکھا تھا وہ اپنے سفرنامہ میں لکھتا ہے کہ سمرقند دنیا کے بڑے عمدہ اور حسین و جمیل شہروں میں سے ہے جو ایک وادی کے کنارے ہے جہاں بہت بڑے بڑے محل اور عمارتیں ہیں۔ عمارتیں اکثر ویران ہو گئی ہیں اسی طرح شہر کا بھی بہت سا حصہ اجڑ چکا ہے نہ کوئی فصیل ہے نہ دروازے اندرونی حصہ میں باغات ہیں۔ سمرقند کے باشندے بہت بااخلاق پردیسیوں سے محبت کرنے والے اور اہل بخارا سے اچھے ہیں۔

(سفرنامہ ابن بطوطہ ترجمہ صفحہ 375)

تیمور کے ذریعہ سمرقند کا زبردست عروج

اس قدیم شہر کی حیرت انگیز ترقی کے مثالی اور سنہری دور کا آغاز دراصل 1369ء سے ہوا جبکہ شہنشاہ تیمور نے تخت نشینی کے بعد اسے اپنا دارالخلافہ قرار دیا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کی پرانی شان و شوکت پھر سے عود کر آئی۔ اس نے سمرقند کو دنیا کا عظیم الشان اور عجوبہ روزگار شہر اسلامی ثقافت و تعلیم کا مرکز اور تجارت کی عالمی شاہراہ بنا دیا۔ ہیرلڈلیم لکھتا ہے کہ تیمور نے مضافات سمرقند میں شہر سے دریا تک کشادہ سڑکوں کا جال بچھا دیا۔ ہر طرف وسیع محلوں کی بنیاد ڈالی اور گنجے اور ہرات کے فن کار اور کاریگر جوق در جوق فوجی دستوں کی حفاظت میں سمرقند آکر آباد ہوئے غیر ممالک کے سفیروں کی سواریاں ان شاہراہوں پر جن پر دو رویہ سرو کے درخت تھے بڑی آن بان سے نکلتی تھیں۔ شہر کے سراؤں میں ہر وقت آنے جانے والوں کا ہجوم رہتا تھا (امیر تیمور صفحہ 99) شہنشاہ نے چاروں طرف جو اضافی بستیاں آباد کیں ان کا نام دمشق' سلطانیہ' بغداد اور شیراز وغیرہ رکھا۔ اس کے زمانہ میں سمرقند کی آبادی ڈیڑھ لاکھ تک جا پہنچی تھی اور مشرقی' روسی اور یورپی سیاح نے اسے "جنت الفردوس" کا نام دیا۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ زیر لفظ تیمور)

سمرقند تیمور کے جانشینوں کے دور میں

تیمور کی وفات (18- فروری 1405ء) کے بعد اس کے جانشینوں کے دو صد سالہ دور میں بھی سمرقند ترقی کی منازل طے کرتا رہا چنانچہ اس کے پوتے الغ بیگ نے یہاں ایک عظیم الشان رصد گاہ بنوائی اور ایسے آلات رصد ایجاد کئے جن سے ہیئت دان دنیا پہلے متعارف نہ تھی اس طرح سمرقند علم ہیئت کا بھاری مرکز بن گیا۔

(اسلامی کتب خانے صفحہ 99-100)

علم و فضل کا گہوارہ

سمرقند مدتوں علم و فضل کا گہوارہ رہا اور مسلم عہد حکومت میں اس کی خاک سے بہت سے ارباب علم و کمال پیدا ہوئے مثلاً الامام الکبیر حضرت عبدالرحمٰن دارمی رحمۃ اللہ علیہ۔ ابو منصور (ماتریدی مسلک کے فاضل و متکلم)۔ عبدالرزاق سمرقندی (مولف مطلع السعدین دولت شاہ سمرقندی (مولف تذکرہ الشعداء) تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیے۔ "تاریخ ایران" جلد دوم صفحہ 102-314-315)

ظہیرالدین بابر۔ ہندوستان کی مغلیہ سلطنت کا بانی

تیمور کی پانچویں نسل میں ظہیرالدین محمد بابر جیسا تاجدار پیدا ہوا جس نے پندرہ سال کی عمر میں اپنے آباء و اجداد کے دارالخلافہ سمرقند کو فتح کرلیا لیکن جیسا کہ اس نے اپنی خود نوشت سوانح "تزک بابری" میں واضح کیا ہے کہ اس کی فوج اس وجہ سے سخت پریشان ہوگئی کہ سمرقند میں اسے کچھ نہیں ملا اس لئے سپاہی کھسکنے شروع ہوگئے حتیٰ کہ اس کے پاس کل ہزار آدمی رہ گئے جن میں سے کچھ اس کے چھوٹے بھائی جہانگیر کے ہم نوا تھے بلکہ بھاگنے والے سپاہی بھی اسی کے ساتھ مل گئے اس لئے فی الفور اسے سمرقند چھوڑ دینا پڑا۔ ان دنوں بابر سخت بیمار تھا ضعف کے باعث اس کی زبان بند ہوگئی اور لوگ اس کی زندگی سے قطعاً مایوس ہوگئے یہ بات بھی اقتدار سے دست کش ہونے کا موجب بنی مگر اس اولوالعزم نے ہمت نہیں ہاری اور جیسا کہ جناب رشید اختر ندوی نے "تزک بابری" کے پیش لفظ میں لکھا ہے:۔

"ظہیرالدین محمد بابر نے ابھی اپنے باپ کی مسند سنبھالی ہی تھی کہ اس کے دشمنوں نے جو اپنے ہی تھے اس سے یہ مسند چھین لی اور اسے ہزار ہزار دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ کئی مواقع اس پر ایسے بھی آئے جبکہ اس کا سر ٹوپی سے محروم تھا۔ جسم پر چیتھڑے لپٹے تھے اور پاؤں میں جوتے نہ تھے اور وہ ننگے پاؤں نوکیلی اور پتھریلی زمین پر جب چلتا تو اس کے پاؤں لہو لہان ہو جاتے۔ اس کے باوجود تاریخ اس امر کی شہادت دیتی ہے کہ ظہیرالدین بابر نے اپنی عظمت و بزرگی کی عمارت آپ کھڑی کی۔ شاہراہ عظمت و شہرت پر بکھرے نوکیلے آہنی کانٹے آپ اپنے ہاتھوں سے چنے۔ اور نہ صرف یہ کہ اپنے دشمنوں میں سے ایک ایک کو اپنے سامنے جھکایا اور ایک ایسی عظیم سلطنت کی بنا رکھی جو کابل و قندھار سے لے کر جنوبی ہندوستان تک پھیلی تھی جو برابر ڈھائی سو سال تک قائم رہی"....

سلطان بابر نے ہندوستان پر چار دفعہ چڑھائی کی مگر اس کی فوج کو شکست ہوئی بالآخر اس نے پانچویں بار ہندوستان کی فیصلہ کن تسخیر کے لئے 10 ہزار گھوڑ سواروں کے ساتھ 15- دسمبر 1525ء کو سندھ کا دریا عبور کیا اور پانی پت کے مقام پر ابراہیم لودھی کو شکست فاش دی سولہ ہزار افغان سپاہی قتل کردئے گئے جن میں بادشاہ ابراہیم لودھی بھی تھا جس کے بعد 22- اپریل 1526ء کو بابر ایک فاتح کی حیثیت سے دہلی میں پورے تزک و احتشام سے داخل ہوا۔

ظہیرالدین بابر 38 برس حکومت کرنے کے بعد 26- دسمبر 1530ء کو آگرہ میں انتقال کر گیا۔ اس کا جسد خاکی کابل کی چمکدار ندی کے کنارے دفن کیا گیا۔

(تاریخ پنجاب صفحہ 271 تا 276 از خان بہادر شمس العلماء جج سید عبداللطیف صاحب دہلوی مترجم افتخار محبوب ناشر تخلیقات لاہور۔ اشاعت نومبر 1994ء)

سمرقند سے حضرت مرزا ہادی بیگ کی ہجرت اور قادیان کی ریاست کا قیام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شاہ بابر کی زندگی کے آخری سال یعنی 1530ء میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مسیح موعود کے جد امجد اور فخر سمرقند حضرت مرزا ہادی بیگ صاحب قریباً 200افراد کے قافلہ کے جلو میں سمرقند سے ہجرت کرکے وارد ہند ہوئے۔ سرلیپل گریفن اور کرنل میسی نے اپنی مشہور و معروف تالیف "پنجاب چیفس" میں اس اہم واقعہ کا خصوصی تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مرزا ہادی بیگ صاحب کو (دوبار دہلی کی طرف سے) قادیان کے گردونواح کے ستر مواضعات پر قاضی مقرر کیا گیا انہی نے قادیان کی بنیاد رکھی نیز یہ کہ "کئی پشتوں تک یہ

خاندان شاہی عہد حکومت میں معزز عہدوں پر ممتاز رہا"

(تذکرہ رؤسائے پنجاب جلد دوم صفحہ 66-67 مترجم ترجمہ سید نوازش علی۔ ناشر سنگ میل پبلی کیشنز لاہور طبع دوم 1993ء)

مصنفین نے آخری سطر میں جس حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے اس کا منہ بولتا ثبوت محمد فرخ سیر غازی شہنشاہ ہندوستان، محمد شاہ بادشاہ ہندوستان، شاہ عالم ثانی بادشاہ ثانی۔ عالمگیر ثانی بادشاہ ہندوستان کے وہ شاہی خطوط اور سندات ہیں جو اس نیم مختار ریاست کے بزرگوں کے نام ہیں اور قابل دید ہیں (مکمل متن اور ترجمہ کے لئے دیکھئے سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ 148 تا 156 مرتبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اشاعت طبع اول اپریل 1939ء۔ قادیان)

سیدنا حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہماری قوم مغل برلاس ہے اور میرے بزرگوں کے پرانے کاغذات سے...... معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک میں

سمرقند سے آئے تھے اور ان کے ساتھ قریباً دو سو آدمی ان کے توابع اور خدام اور اہل و عیال میں سے تھے"

(کتاب البریہ صفحہ 145 طبع اول جنوری 1898ء۔ مطبوعہ قادیان)

پھر فرماتے ہیں:۔

"بابر بادشاہ کے وقت میں...... بزرگ اجداد اس نیاز الٰہی کے

خاص سمرقند سے ایک جماعت کثیر کے ساتھ...... ہجرت اختیار کرکے دہلی میں پہنچے

اور دراصل یہ بات ان کاغذات سے اچھی طرح واضح نہیں ہوتی کہ کیا وہ بابر کے ساتھ ہی ہندوستان میں داخل ہوئے تھے یا بعد اس کے بلاتوقف اس ملک میں پہنچ گئے۔ لیکن یہ امر اکثر کاغذات کے دیکھنے سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ گو وہ ساتھ پہنچے ہوں یا کچھ دن پیچھے سے آئے ہوں مگر انہیں شاہی خاندان سے کچھ ایسا خاص تعلق تھا جس کی وجہ سے وہ اس گورنمنٹ کی نظر میں معزز سرداروں میں سے شمار کئے گئے تھے۔ چنانچہ بادشاہ وقت سے پنجاب میں بہت سے دیہات بطور جاگیر کے انہیں ملے اور ایک بڑی زمینداری کے وہ تعلق دار ٹھہرائے گئے اور

ان دیہات کے وسط میں ایک میدان میں انہوں نے قلعہ کے طور پر ایک قصبہ اپنی سکونت کے لئے آباد کیا جس کا نام

اسلامپور قاضی ماجھی رکھا یہی اسلام پور ہے جو اب قادیان کے نام سے مشہور ہے۔ اس قصبہ کے گرداگرد ایک فصیل تھی جس کی بلندی بیس فٹ کے قریب ہوگی اور عرض اس قدر تھا کہ تین چھکڑے ایک دوسرے کے برابر اس پر چل سکتے تھے چار بڑے بڑے برج تھے۔ جن میں قریب ایک ہزار کے سوار و پیادہ فوج رہتی تھی اور اس جگہ کا نام جو اسلام پور قاضی ماجھی تھا تو اس کی یہ وجہ تھی کہ ابتداء میں شاہان دہلی کی طرف سے اس تمام علاقہ کی حکومت ہمارے بزرگوں کو دی گئی تھی اور منصب قضا یعنی رعایا کے مقدمات کا تصفیہ کرنا ان کے سپرد تھا اور یہ طرز حکومت اس وقت تک قائم و برقرار رہی کہ جس وقت پنجاب کا ملک دہلی کے تخت کا خراج گذار رہا......

اس عاجز کے پردادا صاحب **مرزا گل محمد** مرحوم اپنے تعلقہ زمینداری کے ایک مستقل رئیس اور طوائف الملوک میں سے بن کر ایک چھوٹے سے علاقہ کے جو صرف چوراسی یا پچاسی گاؤں رہ گئے تھے کامل اقتدار کے ساتھ فرماں روا ہو گئے اور اپنی مستقل ریاست کا پورا پورا انتظام کر لیا اور دشمنوں کے حملے روکنے کے لئے کافی فوج اپنے پاس رکھ لی اور تمام زندگی ان کی ایسی حالت میں گذری کہ کسی دوسرے بادشاہ کے ماتحت نہیں تھے اور نہ کسی کے اخراج گزار۔ بلکہ اپنی ریاست میں خود مختار حاکم تھے اور قریب ایک ہزار کے سوار و پیادہ ان کی فوج تھی اور تین توپیں بھی تھیں اور تین چار سو آدمی عمدہ عمدہ عقلمندوں اور علماء میں سے ان کے مصاحب تھے اور پانچ سو کے قریب قرآن شریف کے حافظ وظیفہ خوار تھے جو اس جگہ میں رہا کرتے تھے...... ان دنوں میں ایک

وزیر سلطنت مغلیہ کا غیاث الدولہ نام قادیان میں آیا اور مرزا گل محمد صاحب مرحوم کے استقلال و حسن تدبیر و تقویٰ و طہارت و شجاعت و استقامت کو دیکھ کر چشم پر آب ہو گیا اور کہا کہ

اگر مجھے پہلے سے خبر ہوتی کہ خاندان مغلیہ میں سے ایک ایسا مرد پنجاب کے ایک گوشہ میں موجود ہے تو میں کوشش کرتا کہ تا وہی دہلی میں تخت نشین ہو جاتا اور خاندان مغلیہ تباہ ہونے سے بچ جاتا۔

غرض مرزا صاحب مرحوم ایک مرد اولی العزم اور متقی اور غایت درجہ کے بیدار مغز اور اول درجہ کے بہادر تھے...... جس کی گمشدہ ملکیت میں سے ابھی چوراسی یا پچاسی گاؤں باقی تھے اور ہزار کے قریب فوج کی جمعیت بھی تھی اور اپنی ذاتی شجاعت میں ایسے مشہور تھے کہ اس وقت

کی شہادتوں سے بہ بداہت ثابت ہوتا ہے کہ

اس ملک میں ان کا کوئی نظیر نہ تھا"

(ازالہ اوہام حاشیہ صفحہ 121 تا 128 اشاعت 1891ء مطبع ریاض ہند امرتسر)

تاشقند پر روسی قبضہ

جیسا کہ "انسائیکلوپیڈیا آف اسلام" (لیڈن) میں ذکر کیا گیا ہے 14۔ نومبر 1868ء کو سمرقند کی مسلم سلطنت کا چراغ گل ہو گیا کیونکہ اس روز روسی جرنیل کاؤف مان (Kauffmann) اس قدیم تیموری دارالسلطنت میں داخل ہو گیا اور اس کے آخری تاجدار مظفرالدین امیر بخارا کے قبضہ سے یہ شہر نکل گیا۔ اور اس پر روسی پھریرا لہرانے لگا۔ 1871ء سے قدیم شہر کے مغرب میں ایک نیا روسی شہر آباد ہوا (جس کی آبادی 1979ء کی مردم شماری کے مطابق 4 لاکھ 76 ہزار تھی)

7۔ نومبر 1917ء کو زار حکومت کا تختہ الٹ گیا اور پورے روس میں لینن اور اس کے ساتھیوں نے اشتراکی نظام قائم کر دیا اور آئین کی رو سے ماسکو کی مرکزی حکومت گیارہ وفاقی جمہوریتوں پر حاکم اعلیٰ قرار پائی۔ جمہوریتوں کو صرف تہذیبی و لسانی خود مختاری دی گئی۔ 1926ء کے دستور اساسی کی دفعہ 124 میں صاف مذکور تھا کہ مذہب و کلیسا کو تعلیم عامہ کے مسئلے میں دخل دینے کی اجازت نہیں نہ سیاست و حکومت کے معاملات میں مذہب کی کوئی آواز ہے البتہ مذہبی رسوم ادا کرنے کی بھی اجازت ہے۔ اور

مذہب کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کی بھی۔ سمرقند جو صوبہ ازبکستان میں ہے خاص طور پر اشتراکی یلغار کے زد میں آیا 1924ء سے 1930ء تک وہ صوبہ کا صدر مقام رہا جس کے بعد یہ مرکزی حیثیت بھی اس سے چھن گئی اور یہ اعزاز تاشقند کو دے دیا گیا اور مسلم آبادی کو ناپید کرنے کی کوششیں تیز کر دی گئیں اور مسلم تہذیب و ثقافت کی ہر نشانی مٹا دینے کی ہر ممکن کوشش کی گئی حتیٰ کہ سمرقند کی جامع مسجد کا مینار گرا کر اس کی جگہ لینن کا ایک قوی ہیکل مجسمہ نصب کر دیا گیا اور نیچے جو عبارت درج کی گئی اس کا مفہوم یہ ہے۔

کہ آج سے اس مینار سے مارکس اور لینن کی آواز سنائی دے گی

اشتراکی انقلاب کے بعد تاشقند اور دوسرے مقامات پر مسلمانوں پر کیا بیتی؟ اس کا کسی قدر تصور ٹائن بی کی کتاب "اسلام ان رشیا" کے مطالعہ سے کیا جا سکتا ہے۔

(تاریخ انقلابات عالم حصہ اول صفحہ 592 تا 604 مرتبہ ابو سعید بزمی ایم ناشر کتاب منزل لاہور طبع اول 1949ء)

ازبکستان کی روسی حکومت نے سمرقند کے چند گنتی کے مسلمانوں اور دوسرے ممالک سے آنے والے مسلمان سیاحوں کی اشک شوئی کے لئے "سب سے بڑا کارنامہ" صرف یہ انجام دیا ہے کہ چند سال قبل اس نے امیر تیمور کی 660 ویں برسی منائی اور سمرقند میں اس کا مجسمہ نصب کرا دیا

ع

تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی

آثار قدیمہ

مزار۔ حضرت قثم بن عباسؓ (زمانہ ساتویں صدی عیسوی) حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ (وفات یکم ستمبر 870ء آپ کا مزار سمرقند کے ضلع چیلک میں سمرقند شہر سے تقریباً 25 کلومیٹر دور بخارا کی طرف واقع ہے) شیخ زندہ (1372ء اس بزرگ کو شاہ زندہ بھی کہا جاتا ہے) امیر محمد طراغائی (والد شہنشاہ تیمور قبر سمرقند کے ماحول سبز شہر میں) "گور امیر" شہنشاہ تیمور (1405ء۔ شہنشاہ کے ساتھ اس کے کئی افراد خاندان بھی آسودہ خاک ہیں) عشرت خاں (1464ء)۔ خواجہ احرار (1630ء۔1636ء اسے سمرقندی انجینئر دوست محمد نے تعمیر کیا تھا)

مساجد۔ حضرت قثم۔ بی بی خانم (1399ء۔1405ء) اور حضرت خضر (1919ء۔1954ء) کی طرف منسوب۔

مدارس۔ مدرسہ بی بی خانم۔ مدرسہ الغ بیگ (شہنشاہ تیمور کا بیٹا اور شاہرخ کا لخت جگر وفات 1449ء) کوکل ڈاش مدرسہ (سولہویں صدی) مدرسہ شیر ڈور (1619ء 1636ء) طلیہ کاری مدرسہ 1647ء۔1660ء۔ اس کو طلکار مدرسہ بھی کہا جاتا ہے) مدرسہ خواجہ احرار (زمانہ تعمیر مدرسہ پندرہویں تا بیسویں صدی)

محل "سفید محل" (شہنشاہ تیمور)

باغ "امیر تیمور خیاباں"

رصد گاہ بانی الغ بیگ

متفرق عمارات گنبد سید۔ عمارت کوخ آباد (1380ء) "کوک گنبد" یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ ان آثار قدیمہ کی تصاویر راقم الحروف کو مکرم مرزا نصیر احمد صاحب سابق مربی انگلستان اور جناب مولوی نصراللہ خان صاحب مبلغ شاہد کے ذریعہ دستیاب ہوئی ہیں جو سمرقند تشریف لے گئے اور واپسی پر یہ تاریخی خزانہ مجھ ناچیز کے حوالے کر دیا۔ رب جلیل انہیں اس کی جزائے عظیم بخشے۔

ماضی کے جھروکوں سے شاندار مستقبل کی ایک جھلک

سمرقند کے یہ سب تاریخی آثار جو مسلم حکومت کی سطوت و شوکت کی یادگار ہیں اگرچہ اپنا پرانا حسن، دلکشی اور رعنائی کو کھو چکے ہیں اور تیزی سے کھنڈر میں تبدیل ہو رہی ہیں لیکن ان کی طرز تعمیر کو دیکھ کر آج بھی آنکھیں چندھیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاتی ہیں اور ہیرلڈلیم جیسا مغربی مورخ بھی اسے شہنشاہ تیمور کے "ذہن کا شاہکار" اور "آل تیمور کی حسن کاری کی غیر فانی یادگار" تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

(امیر تیمور ترجمہ صفحہ 12)

مغربی دماغ کے برعکس ملت کا ہر شیدائی (جسے تاریخ سمرقند کا سطحی سا علم بھی ہوا) یہ سب مدارس، مساجد، محلات اور مقابر دیکھتے ہی خون کے آنسو رونے لگتا ہے اور اس "اجڑے دیار" پر ٹوٹنے والی قیامت کا تصور ہی اسے ماہی بے آب کی طرح تڑپا دیتا ہے مگر میں کہتا ہوں اصل سمرقند زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا اس کی خاک کا ذرہ ذرہ ہمدوش ثریا ہے کیونکہ اسی سے حضرت مرزا ہادی بیگ جیسا عالی گہر پیدا ہوا

جو حاجی برلاس کا حقیقی جانشین تھا

آل برلاس کی آنکھوں کا تارا تھا

اور جس کی رگوں میں تیموری خون گردش کر رہا تھا

اور جس کی تیرہویں پشت سے خدائے ذوالجلال کے ازلی نوشتوں کے عین مطابق وہ

رجل فارس نمودار ہوا جس کو 1897ء میں بذریعہ الہام یہ خبر دی گئی کہ:۔

"میرا لوٹا ہوا مال تجھے ملے گا"

("کتاب البریہ" صفحہ 148 حاشیہ)

پس تیموری سلطنت ہی نہیں سپین اور ہندوستان اور فلسطین بھی اہل حق کو یقیناً واپس دئے جائیں گے۔ مگر ملیں گے قرآنی دلائل کے روحانی ہتھیاروں اسوۂ محمدی کی برقی قوتوں، دعاؤں کے فولادی قلعوں اور تسخیر القلوب کی اخلاقی، لسانی، قلمی، اور روحانی مہمات کو نقطہ کمال تک پہنچانے کے بعد۔ اور اس کے نتیجہ میں صرف ایشیا میں ہی نہیں زمین کے چپہ چپہ پر وہ آسمانی بادشاہت قائم ہو جائے گی جو ابدالاباد تک رہے گی جہاں نہ کوئی دشمن چڑھائی کر سکے گا نہ جنگوں اور خونریزیوں کے خطرات ہوں گے اور نہ حاسدوں اور حریفوں کو منصوبہ بازی کا موقعہ مل سکے گا

ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں سے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

موصیان کرام

بوقت ریٹائرمنٹ کمیوٹیشن گریجوئیٹی یا گولڈن شیک ہینڈ سے ملنے والی رقم پر حصہ آمد اسی وقت ادا کرنا ضروری ہے یا مجلس کارپرداز سے باقاعدہ ادائیگی کے لئے مہلت حاصل کی جائے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

یوسف سہیل شوق صاحب

نڈر اور مخلص داعی الی اللہ

ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر

حضور ایدہ اللہ کا اظہار تعزیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم راجہ صاحب کی وفات پر ان کے چھوٹے بھائی محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ کے نام فیکس میں گہرے غم اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔

"راجہ صاحب کی وفات کا بہت افسوس ہوا ہے۔ بڑے قابل اور مخلص محنتی انسان تھے۔ اللہ غریق رحمت فرمائے۔ ان کی نظمیں بھی بہت اعلیٰ درجہ کی ہوتی تھیں سب عزیزوں کے ساتھ میری طرف سے تعزیت کردیں"۔

محترم ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر محترم راجہ غلام حیدر صاحب کے ہاں بھکہ (بھیرہ) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ مولوی فاضل کے علاوہ ایم اے ایل ایل بی تک تعلیم پائی۔ کچھ عرصہ فرقان فورس میں بھی رہے۔ کراچی میں قیام کے دوران روزنامہ المصلح کے اسسٹنٹ ایڈیٹر بھی رہے۔

نڈر داعی الی اللہ

محترم راجہ صاحب ایک نڈر داعی الی اللہ تھے۔ دعوت الی اللہ ان کی روح کی غذا تھی۔ آپ کے ذریعے کئی لوگوں کو بیعت کرنے کی بھی توفیق ملی۔ آپ اپنے کلینک میں بھی دعوت الی اللہ کا سلسلہ جاری رکھتے۔ اس ضمن میں آپ پر مقدمات بھی بنے اور آپ کو چند دن اسیر راہ مولا رہنے کا اعزاز بھی ملا۔ آپ نے کئی مناظرے بھی کئے۔

نمایاں مالی قربانی

محترم ڈاکٹر راجہ صاحب کو نمایاں مالی قربانی کی توفیق ملی۔ 31۔ اکتوبر 1999ء کو ختم ہونے والے تحریک جدید کے سال میں آپ کا وعدہ اور ادائیگی ربوہ میں سب سے زیادہ تھی۔ آپ کو بفضل خدا 21 لاکھ سات ہزار سات سو ستر روپے چندہ تحریک جدید میں دینے کا اعزاز حاصل ہوا۔ حصہ آمد کے چندے میں بھی آپ ربوہ میں سب سے اول نمبر پر ہیں۔

اس کے علاوہ ہر قسم کی مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ خصوصاً غرباء کی امداد کے لئے فیاضی سے خرچ کرتے۔ صلہ رحمی آپ کا خاص شعار تھا۔

ماہر ہومیوپیتھ

محترم ڈاکٹر راجہ صاحب نے ہومیو پیتھی کی معمولی پریکٹس سے آغاز کیا اور پھر کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن کے بانی بنے۔ اس سسٹم کے تحت آپ نے جو کاروبار شروع کیا وہ خدا کے فضل و کرم سے اتنا وسیع ہوا کہ اس وقت ملک بھر میں اس کی شاخیں موجود ہیں اور ملک کے بڑے بڑے اخبارات میں آپ کے ادارہ کے اشتہارات شائع ہوتے رہتے ہیں۔ بیرونی ممالک میں بھی آپ کا کاروبار پھیلا ہوا ہے۔ اور یہ کاروبار دن بدن ترقی پر ہے آپ نے کیوریٹو سمیلز کے ذریعے ہومیو پیتھی کا ایک نیا سلسلہ روشناس کرایا جس کے ذریعے صرف دوا سونگھ کر علاج کیا جاتا ہے۔ آپ بوقت وفات آل پاکستان احمدیہ ہومیو پیتھ ایسوسی ایشن کے صدر تھے۔

بحیثیت شاعر

اللہ تعالیٰ نے محترم راجہ صاحب کو شعر گوئی کا ایسا ملکہ عطا فرمایا تھا کہ آپ مختلف موضوعات پر نظمیں لکھتے رہتے تھے جو سلسلہ کے اخبارات و جرائد میں شائع ہوتی رہتی تھیں۔ آپ نے ایک طویل نعت مرکب بھی لکھی جو بہت مقبول ہوئی۔ مشاعروں میں بھی آپ کا کلام دلچسپی سے سنا جاتا تھا۔ ایم ٹی اے پر حضور ایدہ اللہ نے آپ کے کلام کا تعریفی رنگ میں ذکر فرمایا۔

متفرق خدمات

محترم راجہ صاحب کو متعدد میدانوں میں متفرق خدمات دین بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ قاضی رہے۔ بوقت وفات آپ اپنے محلّہ کے سیکرٹری اصلاح و ارشاد تھے۔ خدام الاحمدیہ میں مختلف حیثیتوں میں خدمات بجالاتے رہے۔ عرصہ 30 سال تک اپنے محلّہ میں درس قرآن کریم دیتے رہے۔

اولاد

آپ کے دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ سب بچے شادی شدہ ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم راجہ رفیق احمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان میں مہتمم مال ہیں۔ دوسرے بیٹے مکرم راجہ رشید احمد صاحب ہیں۔ تین بیٹیوں کے اسماء یہ ہیں۔ مکرمہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ کلیم احمد صاحب حال جرمنی، مکرمہ طاہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب، مکرمہ فائزہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ محمد احمد صاحب ہالینڈ۔

بھائی

آپ چار بھائی ہیں مکرم راجہ بشیر احمد صاحب انجینئر پی آئی اے (ریٹائرڈ) دوسرے نمبر پر آپ خود تھے اور تیسرے نمبر پر مکرم راجہ منیر احمد صاحب زونل ہیڈ پاسکو ریٹائرڈ۔ اور نمبر 4 مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ۔

مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر بفضل خدا ذہن و فطین ہمہ وقت متحرک رہنے والے اور احمدیت کے ایسے فدائی تھے جو تن من دھن قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور آپ کے درجات کو اپنے قرب میں بڑھاتا چلا جائے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بیرومیٹر گیسی دباؤ اور ہوائی دباؤ معلوم کرنے کے لئے گیس میٹر اور بیرومیٹر 1850ء کی دہائی میں ایجاد ہوئے۔

سلائی مشین پہلی سلائی مشین 1830ء کی دہائی میں منظر عام پر آئی۔ یہ لکڑی کی بنی ہوئی تھی اور ایک فرانسیسی درزی بارتھیلمی (Barthelemy) نے اسے ایجاد کیا۔ 1841ء میں تھیمونیئر نے فرانسیسی فوج کی یونیفارم سینے کے لئے اس طرح کی 80 مشینیں استعمال کیں۔ لیکن صنعتی پیمانے پر سلائی مشینوں کو 1851ء کے بعد استعمال کیا گیا جب اساق سنگر (Issaac Singer) نے پاؤں سے چلنے والی مشین ایجاد کی۔

ریفریجریٹر برطانوی سائنسدانوں نے 1834ء میں ریفریجریٹر کی طرح کی مشین تیار کی لیکن پہلا ریفریجریٹر 1851ء میں جیمز ہری سن (Harrison) نے ترتیب دیا جسے کارگو بحری جہازوں میں گوشت کو ٹھنڈا کرنے کے لئے استعمال کیا گیا۔

کارپٹ کلینر قالینوں کو صاف کرنے والے کارپٹ کلینر کو Thomas Ewbank نے ڈیزائن کیا جسے 1889ء میں اس کی وفات کے بعد تیار کیا گیا۔

بجلی کا بلب ایڈیسن (1931-1847ء) چھوٹی سی عمر میں کئی ایجادات کا موجد بن گیا۔ اس کے ٹرانسمٹر کی وجہ سے گراہم بیل ٹیلی فون بنانے میں کامیاب ہو گیا۔ بجلی کا بلب بنانے والوں میں بھی اس کا نام سرفہرست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ عزیزہ مکرمہ شمسہ منورہ صاحبہ بنت مکرم ناصر احمد شمس صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ کی شادی ہمراہ عزیز مکرم سید ڈاکٹر کلیم اللہ صادق صاحب ابن مکرم سید مجیب اللہ صادق صاحب حال مقیم لندن' مورخہ 9۔ نومبر 1999ء انجام پائی۔ تقریب شادی احاطہ تحریک جدید میں شام 5 بجے منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ قاری محمد صدیق صاحب نے کی جس کے بعد مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب نے حضرت مسیح موعود کا دعائیہ منظوم کلام ترنم سے پیش کیا۔ محترم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے گیارہ ہزار 5 صد پاؤنڈ حق مہر پر نکاح پڑھا۔ ایجاب و قبول کے بعد دعا محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے کرائی۔ اگلے روز مورخہ 10۔ نومبر کو مکرم سید مجیب اللہ صادق صاحب کی طرف سے دارالصدر میں دعوت ولیمہ کا انعقاد کیا گیا جس میں محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید نے دعا کرائی۔ تقریب شادی میں ناظر صاحبان وکلاء' افسران صیغہ جات اور احباب ربوہ نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔

دلہن عزیزہ مکرمہ شمسہ منورہ صاحبہ محترم محمد سعید صاحب حال جرمنی کی پوتی اور محترم بابو محمد عالم صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر کی پڑپوتی ہیں۔ دولہا مکرم سید ڈاکٹر کلیم اللہ صادق صاحب محترم سید صادق علی شاہ صاحب مرحوم کے پوتے اور حضرت سید محبوب عالم شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پڑنواسے ہیں۔

احباب کرام سے درخواست ہے دعا کریں مولا کریم اپنے فضل و رحم کے ساتھ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بے حد بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ کرے۔

ولادت

○ مکرم طارق محمد تبسم صاحب ولد محمد منشاء صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے 10۔ اگست 1999ء کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام حضور انور نے نائلہ نایاب عطا فرمایا ہے بچی تحریک وقف نو میں شامل ہے۔

احباب کرام سے بچی کی صحت و درازی عمر اور خدمت دین کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 99-11-7 کو بشیر احمد صاحب سیکرٹری وقف نو زعیم حلقہ دارالصدر جنوبی ربوہ کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے نومولود کا نام نوید احمد عطا فرمایا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔

ضروری اعلان

○ مکرم محمد شریف صاحب (ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر) نمائندہ الفضل ضلع فیصل آباد کا دورہ برائے۔

1۔ توسیع اشاعت الفضل کے لئے نئے خریدار بنانے۔

2۔ الفضل کے خریداران سے چندہ اور بقایا جات کی وصولی۔

3۔ الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی۔

عہدیداران و احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔ (مینجر الفضل)

درخواست دعا

○ محترمہ والدہ صاحبہ مکرم احسان الرحمان بسرا صاحب محلہ باب الابواب کو ٹانگوں میں تکلیف کی وجہ سے چلنے پھرنے میں دشواری ہے۔

○ مکرم رانا ظفر اللہ صاحب دارالرحمت شرقی شدید بیمار ہیں چلنے پھرنے میں دشواری ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

○ محترمہ غوث بی بی صاحبہ والدہ مکرم سعید الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ وکالت تبشیر پتے میں پتھری کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ محترمہ امتہ الرشید روحی صاحبہ آف جڑانوالہ ایک پیچیدہ اپریشن کی غرض سے الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں۔

○ محترمہ صالحہ صاحبہ جو مکرم لئیق احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ انگلستان کی ہمشیرہ ہیں کی طبیعت بہت ناساز ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جملہ مریضان کو مکمل شفاء عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

○ مکرم عبداللطیف اٹھوال صاحب اکاؤنٹنٹ خدام الاحمدیہ۔ پاکستان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

"میری نواسی عزیزہ عائشہ مسعود بنت مکرم مسعود احمد صاحب شاہد مربی (آسٹریلیا) نے 4 سال 9 ماہ کی عمر میں تین ماہ کے قلیل عرصہ میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ اسی طرح میری دوسری نواسی عزیزہ رعنا مسعود بنت مکرم مسعود احمد صاحب شاہد نے بھی قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ دونوں بچیوں کی تقریب آمین مورخہ 3۔ اکتوبر 1999ء کو نماز سنٹر برزبن آسٹریلیا میں منعقد کی گئی جس میں تمام احباب جماعت کو مدعو کیا گیا۔ دونوں بچیاں خدا تعالیٰ کے فضل سے واقفات نو ہیں۔ دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ آئندہ بھی ان بچیوں کو دینی اور دنیوی میدان میں اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

گروزنی پر حملے کی تیاری

روسی فوج نے گروزنی کے گرد گھیرا تنگ کر کے زمینی حملے کی تیاری کر لی ہے۔ گروزنی پر طیاروں اور توپخانے کی شدید گولہ باری کے بعد روسی فوج نے فیصلہ کن حملے کے لئے پوزیشنیں مستحکم کر لی ہیں۔ روسی ترجمان نے کہا ہے کہ عالمی دباؤ کے باوجود مطلوبہ مقاصد حاصل ہونے تک فوجی کارروائی جاری رہے گی۔ چیچنیا کے دیہات شدید گولہ باری سے تباہ ہو چکے ہیں۔ سینکڑوں عمارتیں ملبے کا ڈھیر بن گئی ہیں۔ متعدد افراد شہید اور زخمی ہو چکے ہیں۔ شہریوں نے گولہ باری سے بچنے کے لئے زمین دوز پناہ گاہوں میں پناہ لے رکھی ہے۔

چین کی عالمی تجارت میں شمولیت

امریکہ عالمی ادارہ تجارت میں چین کی شمولیت مان گیا ہے۔ امریکہ اور چین میں بیجنگ کی عالمی ادارہ تجارت میں شمولیت پر کئی برسوں سے مذاکرات جاری تھے۔ اس دوران بات چیت میں متعدد بار تعطل پیدا ہوا۔ معاہدہ پر دستخط سے قبل گذشتہ روز بھی مذاکرات ناکام ہوتے ہوتے بچے تھے۔ اب امریکہ اور چین کے درمیان معاہدہ پر دستخط ہو جانے سے ڈبلیو ٹی او میں چینی شمولیت کی راہ ہموار ہو گئی ہے۔

یوکرائن میں صدارتی انتخاب

یوکرائن میں ہونے والے عام انتخابات میں موجودہ صدر لیونڈ کچما دوبارہ منتخب ہو گئے ہیں۔ مجموعی طور پر 90 فیصد ووٹ ڈالے گئے۔ کچما نے 59.9 فیصد ووٹ حاصل کئے۔

ترکی میں ایک اور آفت

ترکی میں زلزلے سے تباہ حال لوگوں پر ایک اور آفت شدید سردی کی صورت میں آپڑی ہے۔ تین ہزار افراد سردی کے باعث مختلف بیماریوں کا شکار ہو گئے ہیں۔ متعدد افراد کھلے آسمان تلے بے سروسامان پڑے ہیں۔

بنگلہ دیش میں ملک گیر ہڑتال

بنگلہ دیش میں اپوزیشن مخالف اتحاد نے حکومت کے خلاف تحریک کو تیز کرنے اور حکومت سے استعفے کا مطالبہ کرنے کے لئے ایک نئے احتجاجی پروگرام کا اعلان کیا ہے۔ بنگلہ دیش میں نیشنلسٹ پارٹی کی قیادت میں 4 جماعتوں نے ڈھاکہ میں الگ الگ ریلیاں اور جلوس نکالے مظاہرین نے حکومت سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا۔

بھارت میں ہلاکتیں

بھارت کے علاقہ تری پورہ میں باغیوں نے 17 افراد کو گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے۔ اور 15۔ افراد کو اغوا بھی کر لیا ہے۔

8۔ بھارتی چوکیاں تباہ

کشمیری مجاہدین نے 8 بھارتی چوکیاں تباہ کر دی ہیں۔ اور 2۔ افسروں سمیت 24 بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ جھڑپوں کے دوران چھ مجاہد شہید ہو گئے ہیں۔ سری نگر میں تحریک المجاہدین کی سرنگ پھٹنے کے بعد کرفیو لگا دیا گیا۔ بھارتی فوج کے ساتھ زیادہ تر جھڑپیں حرکت الجہاد اور حزب المجاہدین کے درمیان ہوئیں۔

افغانستان پر پابندیوں کے اثرات

ابو ظہبی میں افغانستان کے ہائی کمیشن کے ایک سینئر اہلکار نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ اقتصادی پابندیوں کی وجہ سے افغانی عوام پس جائیں گے۔ افغانی عوام پہلے ہی مصائب کا شکار ہیں۔ مزید پابندیوں سے مشکلات میں اضافہ ہو گا۔

شہابیوں کی چمک

سیارہ اسد کے شہابئے 16۔ 17۔ اور 18۔ نومبر کو زمین کی طرف بڑی تعداد میں گریں گے۔ 17۔ نومبر کی نصف شب کے بعد آسمان شہابیوں کی چمک سے بقعہ نور بن جائے گا شہابئے تین روز تک کینڈی آئی لینڈ' مغربی یورپ ایسٹ اٹلانٹک سمیت پاکستان میں بھی نظر آئیں گے۔

امریکی صدر کلنٹن ترکی پہنچ گئے

امریکی صدر بل کلنٹن بحیرہ روم کے ملکوں کے 10 روزہ دورہ کے پہلے مرحلے میں ترکی پہنچ گئے ہیں۔ صدر کلنٹن یورپ کی سلامتی اور تعاون کی تنظیم کی سربراہ کانفرنس میں شرکت کے لئے ترکی پہنچے ہیں۔ یہ کانفرنس جمعرات سے استنبول میں شروع ہو رہی ہے۔

افغانستان کی غذائی امداد

اقوام متحدہ نے کہا ہے افغانستان پر اس کی طرف سے لگائی پابندیوں کے باوجود خوراک کے عالمی پروگرام کے تحت افغانستان کی امداد جاری رہے گی۔

اسامہ کا معاملہ

طالبان نے کہا ہے کہ اسامہ بن لادن کا معاملہ افغانستان پر پابندیاں عائد کرنے سے طے نہیں ہو سکتا۔ اس مسئلے کا حل مذاکرات ہیں۔ افغانستان کے ترجمان نے بی بی سی کے نمائندہ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ یہ مسئلہ اسلامی اصولوں کے مطابق حل کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام آباد میں دہشت گردی کے ذمہ داران کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

انڈونیشیا کے اسرائیل کے ساتھ تعلقات

انڈونیشیا کے صدر عبدالرحمان واحد نے اسرائیل کے ساتھ اپنے ملک کے تجارتی تعلقات شروع کرنے کا منصوبہ بنایا ہے جس کے خلاف انڈونیشیا کے طلباء نے جکارتہ میں احتجاجی مظاہرہ کیا۔ مظاہرے میں سینکڑوں خواتین بھی شامل تھیں۔

ترکی میں زلزلہ ۔6۔ افراد نکال لئے

ترکی کے زلزلہ زدہ شہر میں چھ افراد کو ملبے سے زندہ نکال لیا گیا۔ رات کو درجہ حرارت نقطہ انجماد سے بھی نیچے گر جانے کے باوجود امدادی کارروائیاں جاری ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 16- نومبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 15 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 27 سنٹی گریڈ
بدھ 17- نومبر غروب آفتاب- 5-10
جمعرات 18- نومبر طلوع فجر- 5-12
جمعرات 18- نومبر طلوع آفتاب 6-37

طیارہ کیس میں چار ملزموں کا ریمانڈ

جنرل پرویز مشرف کا طیارہ اغوا کرنے اور تباہ کرنے کی کوشش کے 4 ملزمان کا ریمانڈ حاصل کر لیا گیا۔ یہ ملزمان سندھ کے لئے سابق وزیراعظم کے سابق مشیر اعلیٰ سید غوث علی شاہ، پی آئی اے کے سابق چیئرمین شاہد خاقان عباسی، سی اے اے کے امین اللہ چوہدری اور سندھ کے آئی جی رانا مقبول ہیں۔ ان کو کراچی میں انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت کے سامنے پیش کیا گیا۔ ملزموں کی تصاویر بنانے کے لئے فوٹوگرافروں، ٹی وی کیمرہ مینوں اور صحافیوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔ عدالت کو بتایا گیا کہ ان ملزمان کو پولیس کے حوالے کرنا اس لئے ضروری ہے کہ ان کے بیانات قلم بند کئے جانے ہیں۔ عدالت نے سات روز میں صرف دو گواہوں کے بیانات قلم بند کرنے پر حیرت کا اظہار کیا۔

بڑا ملزم پیش نہ کیا گیا

طیارہ کیس میں معزول وزیراعظم نواز شریف کو بڑا ملزم قرار دیا گیا ہے۔ خیال تھا کہ ان کو بھی عدالت میں پیش کیا جائے گا مگر ایسا نہیں ہوا۔ سرکاری وکیل نے عدالت کو بتایا کہ نواز شریف کو ایک دو روز میں باضابطہ گرفتار کر لیا جائے گا۔ طیارہ کیس اہم اور تاریخی مقدمہ ہے۔ اور نواز شریف ابھی تک حفاظتی تحویل میں ہیں۔

نواز حکومت کی برطرفی کو چیلنج کر دیا گیا

نواز شریف کی حکومت کی برطرفی کو سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا گیا ہے۔ معطل قومی اسمبلی کے رکن سید ظفر علی شاہ نے یہ درخواست دائر کرتے ہوئے قومی و صوبائی حکومتوں کی برطرفی، نواز شریف کی گرفتاری، ایمرجنسی کا نفاذ، سینٹ اور صوبائی اسمبلیوں کی معطلی اور سیکیورٹی کونسل اور صوبائی گورنروں کی تقرری کو بھی چیلنج کیا ہے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ چیف ایگزیکٹو کا عبوری آئینی حکم غیر آئینی قرار دے کر حکومت اور اسمبلیاں بحال کی جائیں۔ درخواست میں راولپنڈی کے کور کمانڈر کا حکم غیر قانونی قرار دینے کی درخواست کی گئی ہے۔ رٹ میں کہا گیا ہے کہ جنرل مشرف نے جس عہدے پر خود کو متمکن کیا ہے اس کا انہوں نے حلف تک نہیں اٹھایا۔

فوج کے مانیٹرنگ سیلوں نے کام شروع کر دیا

ملک بھر میں سرکاری محکموں کی کارکردگی پر نظر رکھنے کے لئے فوجی حکام پر مشتمل مانیٹرنگ اینڈ کوارڈی نیشن سسٹم نے باقاعدہ کام شروع کر دیا ہے۔ اس کا مقصد سرکاری مشینری کو متحرک اور فعال بنانا ہے۔ یہ نظام مقامی سطح پر اداروں کی کارکردگی پر بھی نظر رکھے گا۔

6 اضلاع کے ڈی سی تبدیل

پنجاب حکومت نے چھ اضلاع شیخوپورہ، گجرات، رحیم یار خان، ملتان، مظفر گڑھ اور لودھراں کے ڈپٹی کمشنروں کو فوری طور پر تبدیل کر دیا ہے۔

سرحد بلوچستان وزراء کی حلف برداری

صوبہ سرحد اور بلوچستان کی کابینہ کے وزراء نے اپنے عہدوں کا حلف اٹھا لیا۔ سرحد کی کابینہ میں 8 وزراء ہیں جبکہ بلوچستان کی کابینہ میں 5 وزراء شامل ہیں۔ حلف عبوری آئینی حکم کے تحت لیا گیا۔ متعلقہ گورنر صاحبان نے حلف لیا۔ صوبہ سرحد کی کابینہ کے اراکین کے نام یہ ہیں۔ مسز شاہین سردار علی، شمس الملک، فریدہ رحمان، جسٹس (ر) علی حسین قزلباش، قاری روح اللہ، انجینئر اویس احمد غنی، سید امتیاز حسین گیلانی اور عبید اللہ جان۔ بلوچستان کے وزراء یہ ہیں وزیر محمد جوگیزئی، محبت خان مری، بریگیڈئر (ر) خادم حسین چنگیزی، آغا عبدالقادر بلوچ اور مس رضیہ بابر۔

پنجاب کی چھ رکنی کابینہ

صوبہ پنجاب کی چھ رکنی کابینہ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ ان میں شاہین عتیق الرحمٰن، شاہد کاردار، شفقت محمود، اختر سعید، ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل محمد طارق اور ڈاکٹر خالد رانجھا شامل ہیں۔

نواز حکومت کا انسداد دہشت گردی قانون

سپریم کورٹ نے اپنے ریمارکس میں کہا ہے کہ نواز دور کا انسداد دہشت گردی قانون عام شہریوں کو پولیس مقابلوں میں ہلاک کرنے کا لائسنس تھا۔ فاضل چیف جسٹس نے کہا کہ افسوس ہے کہ عدالت عظمیٰ کے حکم کے باوجود قانون میں ترمیم نہ کی گئی۔ ایک فاضل جج نے کہا اس قانون کے مطابق وال چاکنگ اور ہڑتال بھی دہشت گردی کی تعریف میں آ گئی ہے۔

سیاسی انتقام کا الزام

طیارہ کیس کے ملزم سید غوث علی شاہ نے کہا کہ ہمیں سیاسی انتقام کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ سابق ڈی آئی جی رانا مقبول نے درخواست دی کہ مجھے میری اہلیہ اور والدہ سے ملنے کی اجازت دی جائے۔

16- نومبر آخری دن

16- نومبر نادہندگان کے لئے قرضوں کی ادائیگی کا آخری دن تھا۔ 17- نومبر سے حکومت نے وسیع پیمانے پر کریک ڈاؤن کرنے اور گرفتاریاں کرنے کا اعلان کر رکھا ہے۔

نواز شریف کہاں ہیں؟

سابق وفاقی وزیر شیخ رشید نے کہا ہے کہ نواز شریف کہاں ہیں؟ پورا ملک شش و پنج میں پڑ گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک نواز شریف خود منظر عام پر آ کر نہیں بتاتے ہمیں حقیقت کا علم نہیں ہو سکے گا۔

فوری مداخلت کی درخواست مسترد

لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے بیگم کلثوم نواز شریف کی وہ تازہ درخواست مسترد کر دی ہے جس میں موصوفہ نے عدالت سے درخواست کی تھی کہ 18- نومبر سے پہلے پہلے فوری مداخلت کریں اور معزول وزیراعظم اور ان کے والدین اور بیوی بچوں کو فوج کی مبینہ جبری حراست سے رہائی دلائیں۔

کاشتکاروں کی بھوک ہڑتال

جنوبی پنجاب کے مختلف شہروں میں کاشتکاروں کی بھوک ہڑتال دوسرے دن بھی جاری رہی۔ بہاولپور، منڈی یزمان، حاصل پور، فورٹ عباس، وہاڑی اور ہارون آباد سمیت مختلف شہروں میں کیمپ لگائے گئے۔ بہاولنگر میں بریگیڈئر نے دو روز کے اندر مسئلہ حل کرانے کی یقین دہانی کروائی ہے۔

250- ریفرنسوں کا ریکارڈ احتساب بیورو کے سپرد

سابق حکومت کے دور میں مختلف سیاستدانوں، اراکین پارلیمنٹ بیوروکریٹس، اور بینکاروں کے خلاف تیار کئے جانے والے 88 بڑے بڑے افراد کے خلاف 250 ریفرنسوں کا ریکارڈ فوجی حکومت کے قائم کردہ احتساب بیورو کے حوالے کر دیا گیا ہے اس میں سابق حکومت کی اپوزیشن کے علاوہ شہباز شریف اور شیر علی وغیرہ شامل ہیں۔

امریکی رہنماؤں سے حسن نواز کی ملاقاتیں

میاں نواز شریف کے بیٹے حسن نواز نے امریکہ پہنچ کر اہم امریکی رہنماؤں سے ملاقاتیں کی ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ نواز شریف کے خلاف مقدمہ انسداد دہشت گردی کورٹ کی بجائے سول عدالت میں چلایا جائے۔

افغانستان کی مالی و اخلاقی مدد

وزیر خارجہ عبدالستار نے کہا ہے کہ افغانستان پر اقوام متحدہ کی پابندیوں کے باوجود ہم افغانوں کی مالی و اخلاقی امداد جاری رکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ چیچنیا کے مسلمانوں کو مشکل وقت میں تنہا نہیں چھوڑیں گے۔ عالمی برادری چیچن مسلمانوں پر مظالم بند کرانے کے لئے کردار ادا کرے۔ سی ٹی بی ٹی سمیت تمام فیصلے قومی سلامتی کے تقاضوں کے پیش نظر حل کئے جائیں گے۔ وزیر خارجہ نے یہ باتیں جماعت اسلامی کے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کہیں۔

بیوروکریسی پر فوج کی نگرانی شروع

بیوروکریسی پر فوج کی نگرانی کا نظام شروع کر دیا گیا ہے۔ اجتماعی نوعیت کی عوامی شکایات کے ازالہ کے لئے خصوصی مانیٹرنگ سیل آئی ایس پی آر کے دفاتر میں آج سے کام شروع کر دیں گے۔ یہ نظام چیف ایگزیکٹو گورنروں اور وزراء کیلئے آنکھوں اور کانوں کے فرائض انجام دے گا۔

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
فون دوکان 212837- رہائش 212175- اقصیٰ روڈ ربوہ

کیا آپ کیل مہاسوں کے ہاتھوں پریشان ہیں
فیس ایکسپرٹ کریم استعمال کیجئے
رنگ گورا- جلد نرم- ملائم قیمت-/50
ایف بی ڈسٹری بیوٹرز
طارق مارکیٹ ربوہ

پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
پرانی اور موذی امراض مثلاً شوگر، دمہ، کینسر، بلڈ پریشر، تپ دق، السر، ایگزیمہ، نرینہ اولاد، لیکوریا نیز مٹی چھوڑ کورس اور چھوٹا قد کورس کیلئے رابطہ فرمائیں۔
38/1 دارالفضل ربوہ نزد چونگی نمبر 3- فون 213207

عمارتی لکڑی کا بہترین مرکز
گلوب
ٹمبر کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ لاہور

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطبِ حمید
نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
مینیجر مطبِ حمید
49 ٹیل فیصل آباد روڈ سرگودھا- ☎ 214338
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61